

## ”الْحَدِيثُ اِيْكَ صَفَاتِي نَامٌ“

﴿كَانَ النَّاسُ أُمَّةً وَاحِدَةً فَبَعَثَ اللَّهُ النَّبِيِّينَ مُبَشِّرِينَ وَمُنذِرِينَ وَأَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ فِيمَا اخْتَلَفُوا فِيهِ وَمَا اخْتَلَفَ فِيهِ إِلَّا الَّذِينَ أُرْثُوا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَتْهُمُ الْبَيِّنَاتُ بَعْيًا بَيْنَهُمْ فَهَدَى اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا لِمَا اخْتَلَفُوا فِيهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِهِ وَاللَّهُ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَى صِرَاطِ مُسْتَقِيمٍ﴾ [البقرة: 213]

”لوگ ایک ہی امت تھے، پھر اللہ تعالیٰ نے انہیاں کو خوشخبری سنانے اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا اور ان کے ساتھ کتاب حق نازل فرمائی تاکہ وہ لوگوں کے اختلافات کا فیصلہ کر دیں۔ جن کو کتاب دی گئی تھی انہوں نے واضح دلائل آجائے کے بعد بھی، آپس میں ضد کی وجہ سے باہم اختلاف کیا، لہذا اللہ نے ایمان والوں کو ان کے اختلافی معاملات میں اپنے اذن سے حق کے مطابق ہدایت عطا فرمادی اور اللہ جس کو چاہتا ہے سیدھی را دکھانا دیتا ہے۔“

یہی معاملہ نبی ﷺ کی امت کیساتھ بھی ہوا اور آپس کے اختلاف کی وجہ سے فرقوں اور گروہوں میں تقسیم ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ مندرجہ بالا آیت میں یہی بات بیان فرمائی کہ اللہ اپنے مخلص بندوں کو ایسے اختلافی معاملات میں ہدایت سے سرفراز فرماتا ہے۔ یہ ہدایت انہیں اللہ کے نازل کردہ ہی سے ملتی ہے۔ فرقہ بندی کے حوالے سے قرآن مجید میں جا بجا سمجھایا گیا، ان میں سے چند آیات پیش کی جا رہی ہیں۔

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوْثِنَ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ﴾ [آل عمران: 102]

● ● ●

”اے ایمان والوں اللہ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے، اور نہ تمہیں موت نہ آئے مگر یہ کہ تم مسلم ہو۔ اور تم سب اللہ کی رسی (کتاب اللہ) کو مضبوطی سے تھام لو اور فرقہ فرقہ نہ ہو جاؤ۔“

مزید فرمایا:

﴿مُنِيبِينَ إِلَيْهِ وَاتَّقُوهُ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ﴾ مِنَ الَّذِينَ فَرَقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ﴾ [الروم: 31-32]

”اللہ کی طرف رجوع کرتے رہو اور اسی سے ڈرو اور صلوٰۃ قائم کرو اور مشرکوں میں سے نہ ہو جانا۔ ان لوگوں میں سے جنہوں نے اپنے دین میں فرقہ بنائے اور گروہوں میں بٹ گئے، ہر گروہ اسی چیز میں مگن ہے جو اس کے پاس ہے۔“

اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں حکم فرمایا ہے کہ تم اللہ کی رسی یعنی قرآن مجید (اور اس کی تفسیر و تشریح احادیث نبوی ﷺ کو پکڑ لو اور فرقہ فرقہ نہ ہو جاو، سورہ الروم میں میں بتایا گیا کہ یہ مشرکانہ فعل ہے، تم اس عمل کو نہ اپنالینا۔ فرقہ کے معنی گروہ کے ہیں۔ یہ لفظ "فرقہ" سے مشتق ہے، جس کے معنی الگ کرنا / جدا ہونا ہے۔ دوسرے الفاظ میں فرقہ کو اس طرح بیان کیا جا سکتا ہے کہ فرقہ "مسلم جماعت" سے نکلا ہوا ایک گروہ ہوتا ہے جو اپنے الگ خیالات و نظریات کی وجہ سے الگ جانا جاتا ہے۔ نبی ﷺ کی مندرجہ زیل حدیث اس بات کی وضاحت کر دیتی ہے:

حدثنا یحییٰ بن موسیٰ حدثنا الولید قال حدثني ابن جابر قال حدثني بسر بن عبيد الله الحضرمي قال حدثني أبو إدريس الخولاني أنه سمع حذيفة بن اليمان يقول كان الناس يسألون رسول الله (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عن الخير و كنت أسأله عن الشر مخافة أن يدركني فقلت يا رسول الله إنا كنا في جاهلية و شر فجأتنا الله بهذا الخير فهل بعد هذا الخير من شر قال نعم قلت وهل بعد ذلك الشر من خير قال نعم وفيه دخن قلت وما دخنه قال قوم يهدون بغير هدبي تعرف منهم وتنكر قلت فهل بعد ذلك الخير من شر قال نعم دعاء إلى أبواب جهنم من أighbors إلیها قذفوه فیها قلت يا رسول الله صفهم لنا فقال لهم من جلدتنا ويتكلمون بآلستنا قلت فما تأمرني إن أدركني ذلك قال تلزم جماعة المسلمين وإمامهم قلت فإن لم يكن لهم جماعة ولا إمام قال فاعتزل تلك الفرق كلها ولو أن تعض بأصل شجرة حتى يدركك الموت وأنت على ذلك

(بخاری - کتاب الفتن ، باب الامر اذا لم تكن جماعة )

”یکی ولید ابن جابر بسر ابو ادریس سے بیان کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں نے حذیفہ بن یمان کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ لوگ (اکثر) رسول اللہ ﷺ سے خیر کی بابت دریافت کرتے رہتے تھے اور میں آپ سے شر اور فتنوں کی بابت پوچھا کرتا تھا اس خیال سے کہ کہیں میں کسی شر و فتنے میں مبتلانہ ہو جاؤں۔ ایک روز میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! ہم جاہلیت میں گرفتار اور شر میں مبتلانہ پھر اللہ تعالیٰ نے ہم کو اس بھلائی (یعنی اسلام) سے سرفراز کیا کیا اس بھلائی کے بعد بھی کوئی برائی پیش آنے والی ہے؟ فرمایا ہاں! میں نے عرض کیا اس بدی و برائی کے بعد بھلائی ہو گی؟ فرمایا ہاں! لیکن اس میں کدورتیں ہوں گی۔ میں نے عرض کیا وہ کدورت کیا ہو گی؟ فرمایا کدورت سے مراد وہ لوگ ہیں جو میرے طریقہ کے خلاف طریقہ اختیار کر کے اور لوگوں کو میری راہ کے خلاف راہ بتائیں گے تو ان میں دین بھی دیکھے گا اور دین کے خلاف امور بھی ہیں۔ عرض کیا کیا اس بھلائی کے بعد بھی برائی ہو گی؟ فرمایا ہاں! کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو جہنم کے دروازوں پر کھڑے ہو کر لوگوں کو بلاعین گے جو ان کی بات مان لیں گے وہ ان کو جہنم میں دھکیل دیں گے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ان کا حال مجھ سے بیان فرمایا وہ ہماری قوم سے ہوں گے اور ہماری زبان میں گفتگو کریں گے۔ میں نے عرض کیا اگر میں وہ زمانہ پاؤں تو آپ مجھ کو کیا حکم دیتے ہیں فرمایا: مسلمین کی جماعت کو لازم پکڑو اور ان کے امام کی اطاعت کرو، میں

نے عرض کیا کہ اگر اس وقت مسلمین کی جماعت نہ ہو اور امام بھی نہ ہو۔ (تو کیا کروں) فرمایا تو ان تمام فرقوں سے علیحدہ ہو جا گرچہ تجھے کسی درخت کی جڑ کھانی پڑے یہاں تک کہ اسی حالت میں تجھ کو موت آجائے۔

اس حدیث سے واضح ہو گیا کہ مسلمین کی جماعت ہی اصل جماعت ہے اس سے اختلاف، اس دوری و علیحدگی ایک دوسرا گروہ اور فرقہ ہے۔ یاد رہے کہ مسلمین کی جماعت اس جماعت کی صفت ہے نام نہیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا کہ اگر مسلمین کی جماعت یا اس کا امام نہ ہو تو کسی بھی فرقے سے والبستہ نہ ہونا گرچہ تمہیں کھانے کو کچھ نہ ملے اور تمہیں درخت کی جڑیں کھانی پڑیں لیکن کسی فرقے سے تعلق نہ رکھنا اس بات کو واضح کرتا ہے کہ مسلمین کی جماعت کے علاوہ کسی اور فرقے یا گروہ سے تعلق رکھنا بدترین عمل ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ہمارا نام "المسلمین" رکھا ہے جس کا واحد "مسلم" ہوتا ہے۔

﴿ هُوَ سَمَّاَكُمُ الْمُسْلِمِينَ مِنْ قَبْلٍ وَفِي هَذَا ﴾ [الحج: 78]

"اس (اللہ تعالیٰ) نے تمہارا نام مسلم رکھا ہے، اس سے پہلے اور اس (قرآن) میں بھی۔"

مزید فرمایا:

﴿ وَلَا تَمُوتُنَ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ ﴾ [آل عمران: 102]

"اور تمہیں موت نہ آئے کہ تم مسلم ہو۔"

نبی ﷺ بھی اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانے والوں کو مسلم ہی کہا کرتے تھے:

حدثنا محمد بن المثنی قال حدثنا يحيى قال حدثنا إسماعيل قال حدثنا قيس عن جرير بن عبد الله قال بايعت رسول الله (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) على إقام الصلاة وإيتاء الزكاة والنصح لكل مسلم

(بخاری ، کتاب الایمان ، باب قویل النبی صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "الَّذِينَ تَصْبِحُهُمُ اللَّهُ وَلِرَسُولِهِ وَلِأَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ وَعَامِلِهِمْ" )

"جریر بن عبد اللہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے صلاۃ ادا کرنے اور زکوٰۃ دینے اور ہر مسلم کی خیر خواہی کرنے پر بیعت کی تھی۔"

معلوم ہوا کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان لانے والوں کا ایک نام و پہچان ہے جو کہ "مسلم" ہے۔ اس سے فرق کر دینے والا یعنی اللہ کے دینے ہوئے نام "مسلم" سے فرق کر دینے اور اپنی پہچان اس سے ہٹ کر حنفی، مالکی، شافعی، حنبلی، سنی، شیعہ، دیوبندی، بریلوی، الہمدیث، سلفی و دیگر بنانے والا "فرقہ" ہے اس لئے کہ اس نے اللہ کی دینے ہوئے نام و پہچان سے ہٹ کر دین میں اپنی علیحدہ شناخت بنالی۔ یہی بات اللہ تعالیٰ نے فرمائی ہے:

"الحمد لله رب العالمين"

● ● ● وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۝ مِنَ الَّذِينَ فَرَقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعاً كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ ۝ [الروم: 31-32]

”۔۔۔ اور مشرکوں میں سے نہ ہو جانا۔ ان لوگوں میں سے جنہوں نے اپنے دین میں فرقہ بنانے اور گروہوں میں بٹ گئے، ہر گروہ اسی چیز میں مگن ہے جو اس کے پاس ہے۔“

لیکن کوئی بھی فرقہ اپنے آپ کو فرقہ تسلیم نہیں کرتا بلکہ اس بارے میں بے تکے دلائل پیش کئے جاتے ہیں جنکا قرآن و حدیث سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ اس بارے میں کافی الہمدواللہ اس بارے میں بھی بات ہوئی اور انہوں نے بتایا کہ یہ ایک صفاتی نام ہے۔ سوال یہ ہے کہ یہ صفاتی نام کس نے دیا ہے؟ جواب ملتا ہے کہ محدثین نے اور اس بارے میں ہمیں ایک لنک بھی دیا گیا جس میں ایک الہمدواللہ مفتی زیر علی صاحب نے نجات نے اقوال جمع کئے ہیں کہ الہمدواللہ ایک صفاتی نام ہے لیکن افسوس صد افسوس کہ یہ نفرہ لگانے والے کہ ”الہمدواللہ“ کے دو اصول قال اللہ و قال الرسول ﷺ، قال اللہ و قال الرسول ﷺ سے ایک بھی دلیل نہ پیش کر سکے۔

سوال یہ ہے کہ کیا قیامت کے دن قال اللہ و قال الرسول ﷺ کے علاوہ اقوال الرجال (انسانوں کے قول) سے حساب ہو گا؟ کیا محدثین کے قول دین اسلام میں بنیاد سمجھے جاتے ہیں؟ اس کا جواب یقیناً نفی میں ہے لیکن الہمدواللہ کہتے ہیں کہ یہ ہمارا منہج ہے ہم نے قرآن و حدیث کو ان سلف وصالحین سے سیکھا ہے لہذا ہم ہر معاملے میں ایسا ہی کرتے ہیں۔ یہاں پر یکدم قرآن کی آیت یاد آ جاتی ہے کہ

﴿اتَّخَذُوا أَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ﴾ [التوبۃ: 31]

”انہوں نے اللہ کو چھوڑ کر اپنے علماء و مشائخ کو اپنارب بنا لیا ہے۔“

﴿أَمْ لَهُمْ شُرَكَاءُ شَرَعُوا لَهُمْ مِنَ الدِّينِ مَا لَمْ يَأْذِنْ بِهِ اللَّهُ وَلَوْلَا كَلِمَةُ الْفَصْلِ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ وَإِنَّ الظَّالِمِينَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾ [الشوری: 21]

”کیا ان کے ایسے بھی (اللہ کے) شریک ہیں جن کا بنایا ہوا طریقہ یہ قبول کر لیں، جس کی اللہ نے اجازت نہ دی ہو، اگر اللہ کی طرف سے (پہلے سے) یہ بات طے نہ ہوتی تو ضرور ان کے درمیان فیصلہ چکار دیا ہوتا، اور ایسے مشرکین کے لئے دردناک عذاب ہے۔“

واضح ہوا کہ اللہ کے بیان کے بعد کسی کی بھی اطاعت مشرکانہ فعل ہے۔ اللہ نے ”مسلم“ نام دیا ہے اب ساری دنیا اس کے خلاف کوئی نام دے دے تو اسے قبول کر لینا یقیناً شرک فی الاطاعت ہے۔ اس لئے محدثین ہوں یا کوئی بڑے سے بڑا عالم و مفتی اگر اس کی بات قرآن و حدیث سے ہٹ کر ہے تو قابل رد ہے اسے ٹھکر دیا جائے وہ اسلام نہیں۔

ایک دوسری بات بھی کہی جاتی ہے کہ کیا صفاتی نام رکھنا قرآن و حدیث میں معنی ہے؟

یہ مخفی بریلوی والا سوال ہے، وہ بھی یہی کہتے ہیں کہ قرآن و حدیث میں دکھاو، تبرپر پھول ڈالنا، چادر چڑھانا، ان کا عرس منا کہاں منع ہے؟ تو اب اپنے آپ کو احادیث کہنے والے حضرات ان کاموں کو جائز قرار دیکر یہ کام کریں گے؟ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿إِتَّبِعُوا مَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوا مِنْ دُونِهِ أُولَيَاءَ قَلِيلًا مَا تَذَكَّرُونَ﴾ [الأعراف: 3]

”تم پیروی کرو اس کی جو نازل کیا گیا ہے تمہاری طرف تمہارے رب کی طرف سے اور نہ پیروی کرو اس کے علاوہ اور دوستوں کی بہت ہی کم تم نصیحت حاصل کرتے ہو۔“

اسلام اس چیز کا نام نہیں ہے کہ یہ دکھاو اور وہ دکھاو بلکہ اللہ کے نازل کردہ کی پیروی کا نام ہے، اللہ نے نازل کر دیا کہ ہم نے تمہانام ”مسلم رکھا ب کسی صفاتی نام کی کیا ضرورت ہے۔“ کہتے ہیں کہ اللہ نے مسلمین کے صفاتی نام بھی بیان کئے ہیں، اس لئے صفاتی نام بھی رکھا جا سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿الَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا إِنَّا آمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَقَنَا عَذَابَ التَّارِ﴾ الصَّابِرِينَ وَالصَّادِقِينَ وَالْقَانِتِينَ وَالْمُنْفِقِينَ وَالْمُسْتَغْفِرِينَ بِالْأَسْحَارِ ﴿١٦﴾ [آل عمران: 17]

”جو کہتے ہیں اے ہمارے رب بلاشبہ ہم ایمان لائے سو تو بخش دے ہمیں ہمارے گناہوں کو اور ہمیں بچا آگ کے عذاب سے (یہ لوگ) صبر کرنے والے اور سچ بولنے والے اور فرمانبردار اور (اللہ کی راہ میں) خرچ کرنے والے ہیں اور بخشش مانگنے والے ہیں رات کے آخری حصہ میں۔“

﴿إِنَّ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْقَانِتِينَ وَالْقَانِتَاتِ وَالصَّادِقِينَ وَالصَّادِقَاتِ وَالصَّابِرِينَ وَالصَّابِرَاتِ وَالْخَاشِعِينَ وَالْخَاشِعَاتِ وَالْمُتَصَدِّقِينَ وَالْمُتَصَدِّقَاتِ وَالصَّابِئِينَ وَالصَّابِئَاتِ وَالْحَافِظِينَ فُرُوجَهُمْ وَالْحَافِظَاتِ وَالْدَّاكِرِينَ اللَّهَ كَثِيرًا وَالَّذَا كِرَاتِ أَعَدَ اللَّهُ لَهُمْ مَغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا﴾ [الاحزاب: 35]

”بیک مسلم مرد اور مسلمان عورتیں اور مومن مرد اور مومن عورتیں اور فرمانبردار مرد اور فرمانبردار عورتیں اور سچے مرد اور سچی عورتیں اور صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں اور عاجزی کرنے والے مرد اور اور عاجزی کرنے والی عورتیں اور صدقہ دینے والے مرد اور صدقہ دینے والی عورتیں اور روزہ رکھنے والے مرد اور روزہ رکھنے والی عورتیں اور اپنی شر مگاہوں کی حفاظت کرنے والے مرد اور حفاظت کرنے والی عورتیں اور اللہ کا کثرت سے ذکر کرنے والے مرد اور ذکر کرنے والی عورتیں تیار کر رکھی ہے اللہ نے ان سب کے لیے مغفرت اور اجر عظیم۔“

﴿الَّذِينَ آمَنُوا وَهَا جَرُوا وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ أَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللَّهِ وَأُولَئِكَ هُمُ الْفَائِزُونَ﴾ [التوبہ: 20]

”جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے ہجرت کی اور جہاد کیا اللہ کی راہ میں اپنے مالوں سے اور اپنی جانوں سے وہ زیادہ بڑے ہیں درجے میں اللہ کے ہاں اور وہ لوگ ہی کامیاب ہونے والے ہیں۔“

اللہ تعالیٰ نے مسلمین کی یہ صفات بیان کی ہیں اس کے علاوہ اور بھی صفات ملتی ہیں، لیکن کیا صحابہ کرامؐ اور صحابیات نے اپنے ناموں کیسا تھے متقی، مجاہد، مہاجر، اپنی شرم گاہ کی حفاظت کرنے والے، فرمانبردار، سچے، رات کو اٹھنے والے، اللہ کی راہ میں خرچ والے القابات لگائے تھے؟ کیا ان صفات کو اپنی پہچان بنایا تھا۔ کیا انصار ہجرت کرنے والے مہاجرین کو ”مسلم مہاجر“ یا ”مہاجر“ کہہ کر پکارا کرتے تھے؟ کیا ان کی اپنی اپنی مساجد تھیں، اپنے اپنے امیر تھے؟ یہ ساری باتیں محض اپنے باطل عمل کو جھوٹ بنیاد فراہم کرنے کے لئے ہے۔

اللہ تعالیٰ نے یہ ساری صفات بیان کر دیں اور نہیں بیان کی تو ”الحمدیث“ صفت بیان نہیں کی جسے یہ صفاتی نام کہتے ہیں۔

ایک صاحب فرماتے ہیں کہ ہم نے خود یہ نام نہیں رکھا بلکہ یہ نام تو دوسروں نے ہمیں دیا، نام اچھا تھا ہم نے رکھ لیا۔ افسوس! کیسی باتیں کرتے ہیں، کوئی نہیں ”یہودی“ کہیے تو یہ اسے اپنا نام رکھ لیں گے، جبکہ اس نام کے معنی بھی بہت ایجھے ہیں یعنی ”ہدایت والا“۔ محترم! اللہ کے یہاں یہ بہانے نہیں چلیں گے۔ ایمان تو اللہ کے نازل کردہ پر لانا ہے۔

ایک حدیث پیش کی جاتی ہے کہ اس میں الحمدیث کا نام آیا ہے:

عن معاویة بن قرۃ، عن أبیه قال: قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم: «إذا فسد أهل الشام فلا خیر فيکم، لا تزال طائفة من أمتی منصورین لا يضرهم من خذلهم حتى تقوم الساعة» قال محمد بن إسماعیل: قال علی بن المدینی: هم أصحاب الحدیث

(ترمذی، ابواب الفتن، باب ما جاء فی الشام )

”رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا کہ ہمیشہ رہے گا ایک گروہ میری امت میں سے حق پر (اللہ کی طرف سے) مدد کئے جائیں گے، نہیں ضرر پہنچا سکے گا ان کو جوان کی مخالفت کرے گا یہاں تک کہ قیامت برپا ہو جائے گی۔ محمد بن اسملیل (بخاری) نے کہا کہ علی مدینی نے کہا وہ الحمدیث ہیں۔“

یہ حدیث کئی کتب احادیث میں آتی ہے لیکن ترمذی سے اس حدیث کو کیوں لیا گیا، محض اس لئے کہ اس میں امام بخاری نے علی مدینی کا قول پیش کیا ہے کہ ”وہ الحدیث ہیں“ واضح ہوا کہ یہ الفاظ بنی ﷺ کے ہرگز نہیں بلکہ اسے پیش کر کے دھوکہ دیا جاتا ہے کہ حدیث میں الحدیث کا لفظ آیا ہے۔ یہاں ایک بات اور کہ اس بات کا فرق ملاحظہ فرمائے کہ اللہ کے نازل کرده اور محدث کے بیان میں کیا فرق ہے۔ محدث نے تو کہہ دیا  
وہ اصحاب الحدیث ہوں گے لیکن نبی ﷺ نے فرمایا:

تلزم جماعة المسلمين وإنما مهمن قلت فإن لم يكن لهم جماعة ولا إمام قال فاعزل تلك الفرق  
كلها ولو أن بعض بأصل شجرة حتى يدرك الموت وأنت على ذلك  
(بخاری - کتاب الفتن ، باب الامر اذا لم تكن جماعة)

”مسلمین کی جماعت کو لازم پکڑو اور ان کے امام کی اطاعت کرو، میں نے عرض کیا کہ اگر اس وقت مسلمین کی جماعت نہ ہو اور امام بھی نہ ہو۔ (تو کیا کروں) فرمایا تو ان تمام فرقوں سے علیحدہ ہو جا اگرچہ تجھے کسی درخت کی جڑ کھانی پڑے یہاں تک کہ اسی حالت میں تجھ کو موت آجائے۔

کتنا بڑا فرق ہے اللہ کے نازل کرده اور محدث کے قول میں۔ محدث اصحاب

الحدیث کہتا ہے اور اللہ مسلمین کی جماعت کہتا ہے۔

یہ لوگ ایک اور بھی روایت پیش کرتے ہیں

”ابو سعد خدری رضی اللہ عنہ جب حدیث کے جوان طلباً کو دیکھتے تھے تو کہتے تھے، تمہیں مر جا ہو، رسول اللہ نے تمہاری بابت ہمیں وصیت فرمائی ہے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم تمہارے لیے اپنی مسجدوں میں کشادگی کریں اور تم کو حدیث سمجھائیں کیونکہ تم ہمارے تابعی جانشین اور الحدیث ہو۔“  
(شرف اصحاب الحدیث)

اس طرح کچھ اور روایات بھی ابن ماجہ میں ملتی ہیں لیکن البانی نے بھی انہیں صرف ”حسن“ کہا ہے۔ نیز ذرا اس روایت کے الفاظ پر غور فرمائیے کہ یہ بات کس سے کہی جا رہی ہے: ”جب حدیث کے جوان طلباً کو دیکھتے تھے“ اور کیا کہتے تھے: اور تم کو حدیث سمجھائیں کیونکہ تم ہمارے تابعی جانشین اور الحدیث ہو۔

بات بڑی واضح ہے کہ یہاں حدیث کے طلباً کو ان کے فعل کی وجہ سے اہل حدیث کہا گیا ہے، یہ  
حدیث مسلک اہل حدیث پر کیسے دلالت کر سکتی ہے؟

ایک بات اور بیان کی جاتی ہے کہ صحابہ کرام کے دور میں تو سارے ہی مسلم تھے اس لئے انہیں کسی اور نام و پہچان کی ضرورت ہی نہیں تھی، ہم نے تو یہ علیحدہ نام اس لئے رکھا ہے کہ قبر پوچنے والا بھی اپنے آپ کو مسلم کہتا ہے اور تعویذ کرنے والا بھی۔ اب ضرورت تھی کہ لوگ ہمیں جانیں کہ ہم کونے مسلم ہیں۔

وضاحت:

یہ بھی جھوٹ پر مبنی بات ہے، صحابہ کے دور میں منافقین بھی تھے، جوان کیساتھ آکر مسجد میں صلاة بھی ادا کیا کرتے تھے اور دوسرے امور میں بھی شامل ہوتے تھے، لیکن صحابہ نے ان سے ممیز ہونے کے لئے نہ کوئی علیحدہ نام رکھا اور نہ پہچان بنائی۔ دراصل یہ سب کچھ احادیث فرقے کے مفتیان و علماء کی گھٹری ہوئی ہیں حقیقت سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

ان کے اس باطل عمل پر اگر کوئی ان سوال کرتا ہے تو اپنے اس کفریہ و شرکیہ عمل کو چھپانے کے لئے کہتے ہیں، آپ کا نام کیا ہے؟ جب نام بتاؤ تو کہتے ہیں اللہ نے تو تمہارا نام ”مسلم“ رکھا تھا آپ نے یہ نام کیوں رکھ لیا، یہ تو کفر کر دیا آپ نے۔

دراصل یہ حقیقت سے بخوبی آشنا ہیں لیکن عوام الناس کو بے وقوف بنانے کے لئے ایسا کرتے ہیں۔ دیکھیں سورہ حجرات میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَى وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَاوَرُفُوا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتَقَاءِكُمْ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ حَبِيرٌ﴾ [الحجرات: 13]

”اے انسانو! حقیقت یہ ہے کہ پیدا کیا ہے ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پھر بنا دیا ہے ہم نے تم کو قویں اور قبیلے تاکہ تم ایک دوسرے سے پہچانے جاؤ۔ بلاشبہ تم میں زیادہ عزت والا اللہ کے نزدیک وہ ہے جو تم میں زیادہ پرہیز گار ہے۔ بیشک اللہ ہے ہر بات جانے والا اور پوری طرح باخبر“۔

اس آیت سے واضح ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کا تعارف قبائل و قوموں سے رکھا ہے، دینی پہچان علیحدہ ہے اور شخصی پہچان علیحدہ، مزید یہ آیت دیکھیں پڑھیں:

﴿وَوَصَّىٰ بِهَا إِبْرَاهِيمُ بَنِيهِ وَيَعْقُوبُ يَا بَنِيَ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَى لَكُمُ الدِّينَ فَلَا تَمُوْتُنَ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ﴾ [البقرة: 132]

”اور پھر اسی طریقہ کی ابراہیم نے اپنے بیٹوں کو اور (اس کے پوتے) یعقوب نے اپنی اولاد کو وصیت کی تھی۔ انہوں نے کہا“ اے میرے بیٹو! اللہ نے تمہارے لیے اس دین کی راہ پسند فرمائی ہے تو دیکھو، تمہیں موت نہ آئے مگر اس حالت میں کہ تم مسلم ہو۔“

اس آیت میں خود اللہ تعالیٰ اپنادیا ہوا نام ”مسلم“ بیان فرمرا رہا ہے اور ساتھ ان کا ذائقی نام۔

یعنی ذاتی نام علیحدہ چیز ہے اور دینی نام و پہچان علیحدہ۔ یہ بات بچپ بچپ جانتا ہے لیکن لوگوں کو دھوکہ دینے کے لئے دیکھیں کیسے کیسے کھیل کھیتے ہیں۔

پھر ایک ڈرامہ اور کیا جاتا ہے کہ ”مسلم“ کے معنی ”فرمانبردار“، اور ہم اللہ کے بھی فرمانبردار ہیں اور رسول اللہ ﷺ کے بھی۔ بے شک مسلم کے یہی معنی ہیں لیکن اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے نام رکھا ہے:

﴿ هُوَ سَمَّاَكُمُ الْمُسْلِمِينَ مِنْ قَبْلٍ وَفِي هَذَا ﴾ [الحج: 78]

”اس (اللہ تعالیٰ) نے تمہارا نام مسلم رکھا ہے، اس سے پہلے اور اس (قرآن) میں بھی۔“

یہ نام ہے، اور ”اسم علم“ ہوتا ہے جسے انگلش میں Proper Noun کہتے ہیں، یعنی ہر ہر زبان میں اسے ”مسلم“ ہی بولا جائے گا۔ اگر کسی کا نام ”سراج“ ہے تو یہ نہیں کہ اسے عربی میں ”شمس“ کہہ کر پکارا جائے گا اور انگلش میں Sun کہا جائے گا۔ تو بالکل اسی طرح ”مسلم“ کو ”فرمانبردار“ کہہ کر نہیں پکارا جائے گا جبکہ اس کے معنی بھی ہیں، لیکن اللہ تعالیٰ نے ہمیں ”مسلمین“ کا نام دیا ہے کہ یہی ہماری پہچان و شناخت ہے۔ مسلمین جمع ہے اور اس کا واحد مسلم ہوتا ہے۔

اس سارے کلام کا حاصل یہ ہے کہ:

- ”الحمدیث“ ایک فرقہ ہے۔
- یہ نام اللہ کا دیا ہوا ہے اور نہ رسول اللہ ﷺ کا بلکہ لوگوں کا رکھا ہوا نام ہے۔
- فرقہ بندی کفر و شرک ہے اس لئے میں اس شامل ہو کر اپنے آخرت نہ تباہ کریں۔
- غیر اللہ کی اطاعت شرک ہے، سلف و صحابہ کی اطاعت کا کہیں حکم نہیں دیا گیا۔
- مسلم کا منہج صرف قرآن و حدیث ہوتا ہے، نمونے کے لئے کسی سلف و صالح کی پیری کا کوئی حکم نہیں بلکہ صحابہ کے ایمان مطابق ایمان بنانے کا کہا گیا ہے، جن سے اللہ راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے۔

یاد رہے کہ فرقہ الحمدیث میں صرف یہ فرقہ بندی کا کفر و شرک ہی نہیں بلکہ روح لوثانے کے عقیدے، عذاب قبر کے عقیدے، الصلاة و السلام کے عقائد، طلاق ثلثہ میں کثرت سے قرآن و صحیح احادیث کا کفر اور شرک فی الطاعت موجود ہے، اس کے علاوہ کئی بدعتات بھی، پہلے اس مسئلے کو حل کر لیں پھر ان شاء اللہ اس بارے میں بھی بات چیت ہو جائے گی۔ تمام پڑھنے والوں سے درخواست ہے کہ سنی سنائی باتیں مان کر اپنی آخرت نہ تباہ کر لیں، بلکہ ہر عقیدہ عمل کتاب اللہ کے مطابق اپنائیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہدایت عطا فرمائے۔

